خواتین ورکرز کے حالات ِ کار کو بہتر بنانے اور کارکنان کے حقوق کے کم از کم معیارات طے کرنے کے لیے فیڈرل فریم ورک گائڈلائنز مرتب کی جائیں: ویمن ورکرز الائنس

**پریس ریلیز**

**اسلام آباد، مارچ 9، 2021:** پاکستان کے 14 اضلاع بشمول 10صنعتی زونز کی خواتین کارکنان کے اتحاد (ویمن ورکرز الائنس )نے وفاقی و صوبائی لیبر قوانین میں موجود خامیوں اور تضادات کی نشاندہی کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ وفاق ان خامیوں اور تضادات کو دور کرنے میں قائدانہ کردار ادا کرتے ہوئے لیبر قوانین پر راہنما اصول (فیڈرل فریم ورک گائڈلائنز)مرتب کرے ۔

اراکینِ پارلیمان سے ملاقات اور بعدازاں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اتحاد کی اراکین کا کہنا تھا کہ وفاق اور صوبوں میں نافذالعمل لیبر قوانین میں یکسانیت کا فقدان ہے۔ مثلاً وفاق میں مردوں اور عورتوں کی مساوی تنخواہ کے بارے میں لیبر قوانین خاموش ہیں۔ صوبہ سندھ اور خیبر پختونخوا کے لیبر قوانین میں اس طرح کی شق شامل کی گئی ہے کہ جنس کی بنیاد پر تنخواہ میں فرق نہیں ہونا چاہئیے تاہم اس کی خلاف ورزی پر کسی طرح کی سزا مقرر نہیں کی گئی۔ واضح رہے کہ پاکستان نے عالمی ادارہ محنت (انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن ) کے مساوی معاوضے پر موجود کنونشن C-100 پر دستخط کر رکھے ہیں جس کے مطابق ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ یکساں کام کے لیے مردوں اور عورتوں کو مساوی اجرت کی فراہمی یقینی بنائے گی۔

کارکنان کے دیگر حقوق سے متعلق بھی وفاقی اور صوبائی قوانین میں کئی ایک تضادات پائے جاتے ہیں۔ سندھ میں خواتین کارکنان کو 16 ہفتوں کی زچگی تعطیلات دینے کا قانون بنایا گیا ہے جبکہ باقی صوبوں میں خواتین کو صرف 12 ہفتوں کی زچگی تعطیلات دی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح اگرچہ سندھ میں تعطیلات کا دورانیہ بڑھا دیا گیا ہے لیکن ان کو حاصل کرنے کے لیے درکار مستقبل ملازمت کے کم سے کم دورانیے کو ایک سال کردیا گیا ہے۔ جبکہ دوسرےصوبوں اور وفاق کے قوانین میں چار مہینے کی ملازمت کے بعد بھی زچگی کی چھٹی لی جا سکتی ہے۔

دفاتر، فیکٹریوں اور دیگر ملازمت کی جگہوں پر ڈے کیئر سینٹر کی فراہمی خواتین کی لیبرفورس میں شرکت کے لیے بہت اہم سمجھی جاتی ہے۔ اگر چھوٹے بچوں کے لیے ڈے کئیر کی سہولت کی دستیابی کو یقینی بنایا جاسکے تو اس کی وجہ سے بچے کی نگہداشت کی ذمہ داریوں کی منصفانہ تقسیم یقینی بنائی جاسکتی ہے۔ لیکن وفاقی و صوبائی قوانین میں اس حوالے سے بھی تفریق موجود ہے ۔ فیکٹریز ایکٹ کےتحت وہ فیکٹریاں جہاں 50 یا زیادہ خواتین کام کرتی ہیں وہاں ڈے کیئر سنٹرز / بچوں کے کمرے کی فراہمی کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ ویمن ورکرز الائنس کا مطالبہ ہے کہ خواتین کو ملازمت کی مواقع فراہم کرنے کے لیے تمام لیبر قوانین میں ڈے کیئر سینٹر کی فراہمی سے متعلق شقوں کو ہم آہنگ کیا جائے۔

ویمن ورکرز الائنس نے یہ بھی نشاندہی کی ہے کہ لیبر قوانین میں ملازمت کی جگہ (جائے کاریا ورک پلیس) کی نصف درجن سے زائد مختلف تعریفیں موجود ہیں ۔ اس کے باوجود کوئی ایک بھی تعریف اتنی جامع نہیں ہے جو ایسی تمام جگہوں کا احاطہ کرتی ہو جہاں خواتین ملازمت کرتی ہیں۔ اسی طرح سے لیبر قوانین بہت سے نئے ابھرتے ہوئے معاشی شعبوں کے بارے میں بھی خاموش ہیں۔ سندھ میں زراعت اور فشریز سے وابستہ کارکنان کو یونین بنانے کا حق دیا گیا ہے لیکن دیگر صوبوں اور وفاق میں یہ شعبے غیر رسمی شمار کیے جاتے ہیں اور ان سے وابستہ کارکنان کو یونین سازی کا حق حاصل نہیں ہے۔

موجودہ لیبر قوانین کے تحت مختلف جرائم کے ارتکاب پر عائد کردہ جرمانے اور سزائیں بھی ناکافی ہیں۔ مثال کے طور پر وفاق کے لیبرقوانین کے مطابق کم سے کم جرمانہ20 روپے اور زیادہ سے زیادہ جرمانہ 500 روپے ہے۔ اسی طرح پیشہ وارانہ صحت و سلامتی سے متعلق قانون کے تحت لیبر انسپکٹر کی ہدایات کی خلاف ورزی پر سندھ میں 25,000 روپے اور پنجاب میں 10,000 روپے جرمانہ تجویز کیا گیا ہے۔ ویمن ورکرز الائنس کا پرزور مطالبہ ہے کہ لیبر قوانین میں درج کردہ جرائم کی نوعیت اور سزاؤں کا از سرِ نو جائزہ لیا جائے اور ان جرائم کا ارتکاب کرنے پر سزاؤں کو بھی یکساں بنایا جائے۔

الائنس کی ممبران نے کام کی جگہوں پر جنسی ہراسانی کے خلاف تحفظ کے قانون کو لیبر قوانین کے دائرہ کار میں شامل کرنے اور اس کے مؤثر نفاذ کے لئے وفاقی و صوبائی محتسب برائے انسداد جنسی ہراسانی اور وزارت محنت کے مابین روابط بہتر بنانے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔

ویمن ورکر الائنس کی تجویز ہے کہ جس طرح وفاقی قانون الیکشنز ایکٹ 2017 میں مقامی حکومتوں کے انتخابات سے متعلق ایک باب شامل کیا گیا ہے اور مقامی حکومتوں کے موضوع پر تمام تر صوبائی قانون سازی اسی کی روشنی میں کی جاتی ہے ، اسی طرح وفاق کو کارکنان کے حقوق پر کم از کم معیارات طے کرنے کے لیے بھی فیڈرل فریم ورک گائڈلائنز فراہم کرنی چاہئیں ۔ یہ گائڈ لائنز کارکنان کے حقوق سے متعلق آئینی اور بین الاقوامی اصولوں کی پاسداری میں معاون ثابت ہوں گی اور ان سے پورے پاکستان میں کارکنوں کو ایک جیسے حقوق کی فراہمی یقینی بنانے میں مدد ملے گی۔

**برائے رابطہ:**

سید عبدالاحد: 03085559304